روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 25مارچ 2011ء 19ربیع الثانی 1432 ہجری 25امان 1390ہش جلد 61-96 نمبر 69

تنگی نہ پیدا کرو

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ جب لشکر نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو بعض لوگوں نے بلاضرورت زیادہ جگہ گھیر لی اور راستے میں لوگوں کو نقصان پہنچایا اس پر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کیلئے مقرر فرمایا کہ جو جگہ کو تنگ کرے یا راستہ میں کسی کو نقصان پہنچائے اس کا کوئی جہاد نہیں۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب مایومر من انضمام العسکر حدیث نمبر :2260)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نرم اور مہذبانہ انداز گفتگو

میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔ اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو۔ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 47)

آپس میں جلد صلح کرو

تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔

(کشتی نوح ۔روحانی خزائن جلد نمبر19 ص 12)

فساد انگیز طریقوں سے بچو

اور چاہئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو اور بدصحبت سے پرہیز کرو۔ اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اور چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔ اور تم میں بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔ اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پاوے۔

(کشف الغطاء روحانی خزائن جلد نمبر14ص 187)

تیاری داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

(عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ)

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ جولائی 2011ء میں متوقع ہے۔ ان والدین جو اپنی بچیوں کو اس ادارہ میں داخل کروانے کے خواہشمند ہیں سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے بچیوں کو صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھائیں نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ داخلہ سے قبل بچیوں کو قرآن پاک کے کم از کم دو دو دور روانی اور صحت تلفظ کے ساتھ مکمل کروائیں کیونکہ درست تلفظ اور روانی حفظ کیلئے بہت ضروری ہے۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 27 مارچ 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مختلف سکولوں اور کالجوں کے امتحانات شروع ہو چکے ہیں۔ اور کچھ آئندہ شروع ہوں گے احباب جماعت سے تمام احمدی طلباء و طالبات کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 611)

کامیاب زندگی کے لئے

بصیرت افروز رہنمائی

ضلع شاہ پور (حال ضلع سرگودھا) کے بزرگ حضرت چوہدری الٰہ داد صاحب سلسلہ احمدیہ کے قدیم فدائیوں میں سے تھے جن کا انتقال 27 مئی 1906ء کو ہوا۔ آپ وہ خوش نصیب وجود تھے جنہیں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے بعد دوسرے نمبر پر بہشتی مقبرہ قادیان میں سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود نے 20 جنوری 1902ء کو اپنے اس پیارے مرید کو اپنے قلم مبارک سے حسب ذیل مکتوب ارسال فرمایا یہ دائمی اور یادگار تحریری تبرک حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی مساعی کے نتیجہ میں حاصل ہوا اور اخبار بدر 26 نومبر 1908ء صفحہ 3 پر آئندہ نسلوں کے لئے ریکارڈ ہو گیا۔ ع

تیرے اس لطف کی اللہ ہی جزا دے ساقی

مجی اخویم منشی الٰہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہئے جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر کریم اور رحیم اور علیم ہے اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہئے وہ خدا تو قادر ہے کہ ایک دم میں مشکلات پیش آمدہ حل کر دے۔ مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کی بناء پر کسی حد تک اس کا ابتلاء چاہتے ہیں ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم میں دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں رکوع میں سجود میں۔ التحیات میں ہر ایک وضع میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے **سنت اللہ ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اس کو کسی قدر ابتلاء کا مزہ چکھاتا ہے تا کہ اس کی آنکھ کھلے اور سمجھے۔ کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہنچیں اور وہ درحقیقت کوئی دکھ دکھ نہیں ہے صرف ایمان کا قصور دکھ ہے۔ صدق دل سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو۔ کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔** جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو۔ تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کوئی اس دروازہ کی راہ سے نہیں آتا۔ جس کو یہ سب کچھ دیکھنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس سے زیادہ خدا تعالیٰ طاقت بخشے چند روز دنیا ہے۔ مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہیں۔ **بلکہ اس میں خوبی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلایا جاوے۔**

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد 20 جنوری 1902ء

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس والم فکر و بلا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

تسخیر قلوب عالم کے لئے

ذکر الٰہی کے کارخانے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ عشاق رسول عربی کی فتوحات کا روحانی منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپؐ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہؓ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہؓ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں۔"

(ملفوظات جلد نہم ص 60)

حضرت مصلح موعود نے اس حقیقت کو ایک نہایت لطیف مثال سے واضح کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"تلوار اور سامان جنگ کے بغیر لڑائی نہیں جیتی جا سکتی میدان جنگ کے لئے ذکر الٰہی آرسنل اور فیکٹری ہے۔ محمد ﷺ کے پاس لوہے کی ایسی تیز تلوار تھی جو ذکر الٰہی کے کارخانے سے تازہ ہی بن کر نکلی تھی۔"

(الفضل 6 / اکتوبر 1942ء)

☆......☆......☆......☆

مشعل راہ

صبر کرنا اور قربانی کرنا بہت بڑی نیکی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 13 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جسے زیادہ بیٹیوں سے آزمایا گیا اور اس نے ان پر صبر کیا تو اس کی بیٹیاں اس کے لئے آگ سے پردے یا ڈھال کا باعث ہوں گی۔ (ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی النفقة علی البنات و الأخوات)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک یتیم یا دو یتیموں کو پناہ دی اور پھر اس پر ثواب کی نیت سے صبر کیا تو آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ میں اور وہ جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح شہادت کی انگلی اور ساتھ والی انگلی ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ (المجمع الاوسط جلد 8 صفحہ 227)

تو یتیموں کی پرورش کرنا اور ان کو حوصلے اور ہمت سے اپنے گھروں میں رکھنا اور اپنے بچوں کی طرح ان سے سلوک کرنا، یہ بڑی نیکی کا کام ہے اور اس حدیث میں ایسا کام کرنے والوں کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے جو یتیموں کو پالتے ہیں کیونکہ پیار اور محبت سے کسی کے بچے کو پالنا اور پھر اس کی سب باتوں کو حوصلے اور صبر سے برداشت کرنا اور ان کی تربیت کرنا اور اپنی کمائی میں سے حوصلے اور ہمت سے خرچ کرنا اپنی بعض خواہشات پر صبر کرتے ہوئے ان کو دبانا اور یتیم بچوں کے اخراجات پورے کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ بہت بڑی نیکی ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بہت بڑی خوشخبری فرمائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے (۔) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مَرْحَمَہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے۔ اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 20-21 جدید ایڈیشن)

اگر اس اصول پہ عمل کریں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی کسی کا عیب بیان کرے۔ نہ آپ چالیس دن دعا کریں گے اور نہ عیب بیان ہوگا۔ یہ بہت اہم نصیحت ہے کہ اگر کسی سے کوئی تکلیف بھی پہنچے اس میں کوئی عیب بھی دیکھو تو بجائے لوگوں میں پھیلانے کے ان کے لئے دل میں رحم پیدا کرو، ان کے لئے دعا کرو، اس پر صبر کرو اور صبر اور مستقل مزاجی سے اس کے لئے دعا کرو، اگر یہ باتیں کسی معاشرے میں پیدا ہو جائیں تو کیا اس معاشرے میں کوئی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے؟ بہت ساری برائیاں معاشرے سے ختم ہو جائیں۔

اب جماعتی زندگی میں انسان کو صبر کا کس طرح مظاہرہ کرنا چاہئے۔ یعنی ہمارے اندر جو نظام ہے اس کے اندر وہ یہی ہے کہ امیر کی یا کسی عہدیدار کی طرف سے اگر زیادتی بھی ہو جائے تو برداشت کریں، صبر کریں، حوصلہ دکھائیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ خلیفہ وقت تک اس کی شکایت پہنچا دیں لیکن اپنی اطاعت میں کبھی فرق نہ آنے دیں۔

حدیث میں آیا ہے، حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے امیر میں ایسی بات دیکھی جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ صبر کرے یاد رکھو کہ جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی انحراف کیا اور وہ اسی حالت میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(مسلم کتاب الامارة باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین عند ظهور الفتن)

(روزنامہ الفضل 20/ اپریل 2004ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

الف۔حفیظ

اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

دعا کے لفظی معنی پکارنے یا التجاء کرنے کے ہیں شریعت میں اس سے مراد وہ خاص الفاظ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مضبوط، واحد اور قادر مطلق تصور کرتے ہوئے گریہ وزاری کرتے ہوئے منہ سے نکالے جائیں۔ دعا ایک بہت مفید اور بابرکت چیز ہے۔ جس سے نہ صرف ہماری مرادیں پوری ہوتی ہیں بلکہ ثواب اور قرب الٰہی کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نبیوں اور بزرگان دین کی یہ عادت رہی ہے کہ ہر وقت دعائیں مانگا کرتے تھے اور اپنے پیرووں کو بھی اسی کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ کو بندوں کا دعا کرنا بہت پسند ہے۔ دنیا میں اگر کسی شخص سے بار بار مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے وہ کتنا ہی بڑا سخی کیوں نہ ہو اکتا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا معاملہ بالکل اس سے برعکس ہے بندہ جتنا زیادہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنا ہی خوش ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے

جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

(البقرہ آیت 187)

پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ پر فرماتا ہے۔

تم میرے حضور دعائیں کرو تو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ (مومن آیت 61)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا لہ تمہارا رب باحیا اور سخی ہے وہ شرماتا ہے اپنے بندے سے کہ وہ بندہ اس کی طرف اپنے ہاتھ کو اٹھائے اور وہ اسے خالی ہاتھ واپس کردے۔

(بخاری)

حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کے متعلق فرماتے ہیں۔

دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے۔ جس پر مومن بیٹھا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرسکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 45)

دنیا میں تمام انبیاء اور مرسلوں نے دعا کے ذریعہ بہت سے ثمرات پائے اور ناقابل یقین معجزات بھی دکھائے۔ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی دعا ہی کا نتیجہ تھے۔ جو حضرت ابراہیمؑ کے نے مانگی تھی آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رحمۃ للعالمین بنا کر کامل نمونہ کے طور پر مبعوث فرمایا۔ دعا اور تعلق باللہ کے سلسلے میں پوری انسانیت پر آپ ﷺ کے بہت سے احسانات ہیں۔ اس کا حسین نمونہ یہ ہے کہ صبح بیدار ہونے سے لے کر دن بھر کے تمام کاموں اور دنیاوی مصروفیات کے ہر موڑ پر حتیٰ کہ رات کو سونے کے وقت بھی خدا سے ملانے والی کوئی نہ کوئی دعا سکھلائی ہے۔ اور اپنے عملی نمونہ سے ہم پر یہ ظاہر بھی کیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسولؐ خدا ہر وقت خدا کا ذکر فرماتے تھے (ترمذی) اور قرآن مجید کی اس آیت کا عملی نمونہ تھے۔ کہ ہمارے ایسے بندے بھی ہیں جو بڑے بڑے کارخانہ تجارت میں ایک دم کے لیے بھی ہمیں نہیں بھولتے۔ آپؐ کی تمام زندگی قبولیت دعا کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ جو ایمانوں کو مزید تقویت دینے والی ہیں۔ (النور)

چنانچہ حضرت مسیح موعود ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دعا بعض وقت قاتلوں کے سفاکانہ حملہ کو توڑ دیتی ہے۔ حضرت عمرؓ کا آنحضرت ﷺ کا قتل کے لیے جانا آپ لوگوں نے سنا ہوگا۔ ابوجہل نے ایک قسم کا اشتہار قوم میں دے رکھا تھا کہ جو جناب رسالت مآبؐ کو قتل کرے گا وہ بہت کچھ انعام و اکرام کا مستحق ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے مشرف باسلام ہونے سے پہلے ابوجہل سے معاہدہ کیا اور قتل حضرت کے لیے آمادہ ہوگیا۔ اس کو کسی عمدہ وقت کی تلاش تھی دریافت پر اسے معلوم ہوا کہ حضرت نصف شب کے وقت خانہ کعبہ میں بغرض نماز آتے ہیں۔ یہ وقت عمدہ سمجھ کر حضرت عمرؓ سرشام خانہ کعبہ میں جا چھپے۔ آدھی رات کے وقت جنگل میں سے لاالٰہ الا اللہ کی آواز آنا شروع ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا کہ جب آنحضرت ﷺ سجدے میں گریں تو اس وقت قتل کروں۔ آنحضرت ﷺ نے زور کے ساتھ مناجات شروع کی اور سجدے میں اس طرح حمد الٰہی کا ذکر کیا کہ حضرت عمرؓ کا دل پسیج گیا۔ اس کی ساری جرات جاتی رہی اور اس کا قاتلانہ ہاتھ سست ہو گیا۔ نماز ختم کر کے جب آنحضرت ﷺ گھر کو چلے تو ان کے پیچھے حضرت عمرؓ ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے آہٹ پا کر دریافت کیا اور معلوم ہونے پر فرمایا کہ اے عمر کیا تو میرا پیچھا نہ چھوڑے گا۔ حضرت عمرؓ بد دعا کے ڈر سے بول اٹھے کہ حضرتؐ میں نے آپؐ کے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا میرے حق میں بد دعا نہ کیجئے گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ وہ پہلی رات تھی جب مجھ میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 47)

تو یہ آنحضرتؐ کی دعا ہی کا نتیجہ تھا کہ اسلام کا اتنا شدید مخالف جاں نثاران محمدؐ میں سے ہو گیا۔ کیونکہ آپ نے خدا سے خاص دعا کی تھی کہ اے خدا مجھے ان دو عمروں میں سے ایک عمر دے دے۔ غرض یہ کہ آپؐ کی وجہ سے جو پاک اور حیرت انگیز تبدیلی عرب کے معاشرے میں پیدا ہوئی۔ اور جس نے بعد میں پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہ آپؐ کی درد سے بھری ہوئی دعائیں ہی تھیں کہ شدید اور ذلیل ترین کاموں میں ملوث عرب قوم دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کی بہترین قوم میں تبدیل ہوگئی۔ اور انہوں نے دنیا میں اخلاق کے وہ اعلیٰ نمونے پیش کیے کہ دنیا کی تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی یہ سب کچھ دعا ہی کا اثر تھا۔

حضرت مسیح موعود کی دنیا میں بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد بھی مومنوں کی کھوئی ہوئی اخلاقی حالت کو بہتر بنانا اور تعلق باللہ میں مضبوطی پیدا کرنا تھا اسی لیے حضور نے دعاؤں کے کرنے پر بہت زور دیا آپ فرماتے ہیں:

پس جان لو کہ دعا ہی وہ حربہ ہے۔ جو مجھے آسمان سے دیا گیا ہے تا کہ زمانہ کو فتح کروں اے دوستو! تم اس کے بغیر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے۔ شروع سے آخر تک تمام نبی یہی کرتے آئے ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 82 ترجمہ از عربی عبارت)

خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی اپنے مقرب بندوں کی طرح بہت سے قبولیت دعا کے نشان دکھائے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خان ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہوگیا تھا اور کوئی صورت جانبری کی دکھلائی نہیں دیتی تھی۔ گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت میں نے اس کے لیے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لیے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا نے فرمایا ....یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کرسکے تب میں خاموش ہوگیا بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا (۔) یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہوگیا تھا کہ مدت دراز کے بعد اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہوگیا اور زندہ موجود ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 229)

اس واقعہ سے نہ صرف قبولیت دعا کی عظمت پتہ چلتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی جھلک بھی نظر آتی ہے کہ خدا کی مرضی اور اذن کے بغیر کسی کی شفاعت کر سکے۔ لیکن خدا تعالیٰ اتنا رحیم و کریم ہے کہ بندے کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے۔ لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ بندہ جب دعا کرے تو آداب دعا اور بندے اور خدا کے مقام کے مدنظر رکھے تا کہ دعا قبولیت کی منازل طے کرسکے۔ خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے کہ بندہ اس سے مانگتا ہے۔ اور اپنی حاجت روائی کے لیے اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تکبر سے کام نہیں لیتا اور اپنے زور بازو پر ہر چیز یا مقام حاصل کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتا رہتا ہے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے اور خدا تعالیٰ مالک ہے اور مالک ہونے کے ناطے مانگنے کی طاقت اور طریق بھی سکھاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

دیکھو خدا تعالیٰ نے اياك نعبد کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا اس لئے ساتھ ہی ایاك نستعین کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں ہرگز نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

(الحکم 24 جنوری 1909 ص 4 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول ص 204)

اور اگر کوئی تکبر سے کام لے اور خدا کے سامنے حاجت روائی نہ کرے تو خدا تعالیٰ مالک ہونے کے ناطے بندے سے فرماتا ہے۔

اے محمد! لوگوں کو یہ کہہ دو کہ اگر خدا سے دعا نہ کرو تو خدا کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

آپ ﷺ نے بھی ایک حدیث میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جو خدا سے نہیں مانگتا اس پر خدا ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی .ابواب الدعوات)

انسان ہر حالت میں محتاج ہے۔ تمام قدرتوں کے مالک خدا سے نہ مانگنا اس کے سامنے اپنی حاجات پیش نہ کرنا اور گریہ وزاری نہ کرنا بھی تو تکبر کی علامت ہے۔ کیونکہ انسان نہ صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کا پابند ہے بلکہ اس کی مدد کے بغیر کوئی کام بھی نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ سے مانگنا اس سے تعلق پیدا کرتا ہے اور اس سے نہ مانگنا اس سے بے تعلقی کا اظہار کرنا ہے خدا سے مانگنا اس کی ناراضگی سے بچنا ہے۔ پس اس خدا سے مانگنا اور مانگتے ہی رہنا چاہیئے اس در کو چھوڑنے والا نہ صرف محروم ہو جاتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے غضب کا موجب بھی بنتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ عاجزی اور انکساری سے خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا چاہیئے۔ دعا کرتے وقت اپنے نفس کی تمام کمزوریوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو بالکل گرا دے یہ بندے اور خدا میں تعلق پیدا کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ جب یہ یقین اور تعلق

بڑھتا ہے تو انسان میں توکل علی اللہ کی شاندار صفت نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ ضرور اس کی کمزوریوں کو ڈھانپتے ہوئے اس کی مرادیں پوری کرے گا۔ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لیے کافی ہے۔ (الطلاق آیت 5)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے۔ تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب وشدائد کے وقت گھبراوئے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 46)

یعنی جب توکل علی اللہ بڑھتا ہے تو اس کو اپنی دعا کی قبولیت کا یقین بڑھتا ہے اور وہ سکون میں آ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو رد نہیں کرے گا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی توکل علی اللہ کا یہ حال تھا کہ ہر کام میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے۔ آپ اعلیٰ درجے کے حکیم تھے اور لیکن اصل شافی خدا کو جانتے تھے اور اسی سے راہنمائی چاہتے۔

''آپ کا ہمیشہ یہ طریق تھا کہ جب بھی آپ کسی مریض کی نبض پر ہاتھ رکھتے فوراً دعا شروع کر دیتے کہ یا اللہ مجھے نہیں پتہ اس شخص کو کیا مرض ہے۔ اس کی بیماری اس کے اندر چھپی ہے اور تو ہی اس کو ظاہر کر سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھا دیتا اور آپ مریض کا علاج بتا دیتے۔

(الفضل 25؍اپریل 1956ء ص 4)

جب خدا تعالیٰ پر بندہ توکل کر لیتا ہے اور یہ یقین کر لیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دنیا کی ہر چیز ہے اور وہ تمام قدرتوں کا مالک ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے تو قبولیت دعا کے نظارے دیکھتا ہے۔

''حضرت واثلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرا اپنے بندوں کے ساتھ برتاؤ اپنی ذات کے ساتھ حسن ظنی اور بدظنی رکھنے کے مطابق ہوتا ہے (بخاری)۔ اسی بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''دعا کے لیے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے تھک گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئی کیوں کر قبول نہ ہوئیں؟ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں۔ جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہئے''۔

(ملفوظات جلد دوم ص 693)

توکل علی اللہ اور قبولیت دعا کا یقین جب انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ سے انسان کا بہت گہرا اور عزیز ترین رشتہ وجود میں آتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ سے تعلق میں اس کو ایک خاص لذت اور سرور ملتا ہے۔ اور وہ مصیبت کے وقت کے علاوہ بھی خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کی سعی کرتا ہے۔ قبولیت دعا کے طریق اور آداب میں یہ بھی ایک طریق ہے کہ انسان نہ صرف خدا تعالیٰ کو مصیبت اور پریشانی کے وقت میں پکارے بلکہ اس کو راحت اور آرام کے زمانوں میں بھی یاد رکھے اور شکر کرتا رہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جسے یہ بات مسرور کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے مصائب اور تکالیف میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے چاہئے کشائش میں دعا زیادہ کرے۔

(ترمذی)

پس صحیح آدمی وہی ہے جو آرام اور آسائش میں بھی اسے یاد کرے اور تکلیف کے وقت بھی اسی کی طرف لپکے۔

دعاؤں کی قبولیت اور اس کی اہمیت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے تمام خلفاء نے بھی ہر احمدی کو دعائیں کرنے پر زور دیا ہے چونکہ ہمارا تو دارومدار ہی دعاؤں پر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جب خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو اس وقت بھی آپ نے سب سے پہلے جماعت کے ہر فرد کو یہ نصیحت کی کہ

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنی تائید اور نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ (آمین)

(الفضل انٹرنیشنل 25؍اپریل 2003ء)

پھر خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی خوشی میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دعاؤں کی خصوصی تحریک کی۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں جب بھی کوئی مشکل وقت آیا خدا نے خاص فضل سے افراد جماعت کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ہمارے دلوں کو سکون اور اطمینان بخشا۔ اور ہمیشہ ہر مشکل کے بعد جماعت کو مزید ترقیات سے نوازا۔

لیکن یہ قبولیت دعا کے نظارے ہمارے لیے بہت بابرکت ہونے چاہئیں۔ ہمارے ایمانوں میں اور مضبوطی پیدا کرنے والے اور دعاؤں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرنے والے ہونے چاہئیں۔ پھر دیکھیں خدا ہماری کیسے تائید اور نصرت فرماتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

وہ دعا جو دل سے اٹھے اٹھتے ہوئے مقبولیت کا ایک نشان پیچھے چھوڑ جاتی ہے اور وہ نشان آپ کی امانت ہے۔ وہ نشان آپ کے حوصلے کو بڑھانے والا ہے۔ وہ نشان آپ کے یقین کو بڑھانے والا ہے۔ کہ آپ نے جو دعا مانگی اخلاص سے مانگی تھی اور اس کا ایک نیک اثر آپ کے دل پر قائم ہو چکا ہے۔ پس اس طرح دعائیں کریں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ آپ کی دنیا بھی سنوار دیں گی آپ کی عاقبت بھی سنوار دیں گی۔ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہر پہلو سے ہماری نمازیں خالصتاً للہ ہو جائیں اسی کے لیے وقف رہیں اور ہماری آنے والی آئندہ نسلوں کو بھی اسی نیک راہ پر قائم رکھے۔ (آمین)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17؍اکتوبر 1997ء)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

(کلام محمود)

دنیا کے سات حیرت انگیز گڑھے

ان میں سے دو قدرتی اور پانچ انسانوں کے تخلیق کردہ ہیں

کمبرلی کا بڑا گڑھا

جنوبی افریقہ کا شہر کمبرلی ہیرے کی کانوں کے حوالے سے شہرت رکھتا ہے۔ اس شہر میں موجود یہ گڑھا انسانوں کا تخلیق کردہ سب سے گہرا اور بڑا گڑھا تصور کیا جاتا ہے۔ 1097 میٹر گہری اس کان سے تقریباً تین ٹن ہیرے نکالے گئے۔ اسے 1914ء میں بند کر دیا گیا تھا۔

گلوری کا گڑھا

کیلی فورنیا کے مونٹیسیلو (Monticello) ڈیم کا یہ گڑھا اپنی نوعیت کی سب سے بڑی آبی گزرگاہ تصور کی جاتی ہے۔ یہ آبی گزرگاہ اتنی بڑی ہے کہ ایک سیکنڈ میں چودہ ہزار کیوبک فیٹ پانی اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے۔ گلوری گڑھا اس وقت استعمال ہوتا ہے جب مونٹیسیلو ڈیم پوری طرح بھر جاتا ہے۔

Bingham Canyon کان

امریکی ریاست یوٹا کی Bingham Canyon کان اپنی نوعیت کا ایک شاہکار ہے۔ انسانی کھدائی کے نتیجے میں جنم لینے والا یہ سب سے بڑا گڑھا تصور کیا جاتا ہے۔ 1863ء میں شروع ہونے والی کھدائی کا عمل آج بھی جاری ہے۔ یہ گڑھا 2.5 میل چوڑا ہے۔

ہیرے کی Mirny کان

مشرقی سائبیریا میں موجود اس کان کو اس وقت دنیا کی سب سے بڑی ''کھلی ہوئی کان'' ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ 525 میٹر گہری ہے۔ اس گڑھے کی اوپری فضا پرواز کیلئے ممنوعہ علاقہ ہے۔ کیوں کہ ماضی میں یہاں چند ہیلی کاپٹرز حادثات کا شکار ہو چکے ہیں۔

Diavik کان

کینیڈا میں موجود یہ کان ایک منفرد گڑھا ہے۔ یہ بڑی اور گہری کان اتنے دور دراز علاقے میں واقع ہے کہ وہاں ایک علیحدہ ایئرپورٹ ہے۔ ایئرپورٹ کا رن وے اتنا طویل ہے کہ بوئنگ 737 وہاں باسانی اتر سکتا ہے۔ جب اس علاقے کے اردگرد کا سمندری پانی سردیوں میں جم جاتا ہے تو یہ کان بھی برف ہی کا ایک حصہ معلوم ہوتی ہے۔

عظیم نیلا گڑھا (Blue Hole)

وسطی امریکا کے جنوب مشرقی ساحلی علاقے میں واقع ریاست Belize کے پانیوں میں موجود یہ گڑھا اپنی مثال آپ ہے۔ جغرافیائی زبان میں سمندر میں پائے جانے والے اس قسم کے گڑھے ''بلو ہول'' کہلاتے ہیں۔ یہ Belize سے ساٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یوں تو دنیا میں کئی بڑے بلو ہولز ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی اتنا حیران کن اور دلکش نہیں۔

گوئٹے مالا کی آب گیرہ

یہ ایک گڑھا اسی سال گوئٹے مالا (وسطی امریکا کا ایک ترقی پذیر ملک) میں بننے والے آب گیرہ کا ہے۔ ایک مرتبہ یہ گڑھا درجن بھر گھروں کو نگل گیا تھا۔ اس حادثے میں تین افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ واضح رہے کہ آب گیرہ زیر زمین چٹان میں بننے والا گڑھا ہوتا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 21، دسمبر 2008ء)

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب کا ذکر خیر

برادرم میاں عبدالسمیع نون کے گاؤں ہلالپور اور ہمارے گاؤں ادرحماں میں صرف دو اڑھائی میل کا فاصلہ ہے۔ آپ کے والد حضرت عبدالعزیز کو حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء میں شمولیت کا شرف ہے۔ اپنے گاؤں میں موجود اکیلے احمدی تھے اور خاکسار کے چچا سراج دین صاحب سے گہرا دوستانہ اور برادرانہ تعلق تھا۔ چونکہ جمعہ ہمارے گاؤں ادرحماں میں ہوتا تھا۔ ایک بڑی جماعت ہے۔ آپ جب تشریف لاتے تو گھوڑی ہماری حویلی میں باندھتے اور بیت الذکر جاتے تھے۔ واپس آکر بلاتکلف گھوڑی کو خود ہی کھول کر سوار ہو کر واپس جاتے تھے۔ علاوہ ازیں میرے ایک چچا محمد الدین عادل بطور سرکاری مدرس ہلال پور میں تعینات ہوئے۔ بلکہ وہاں سکول کی ابتدا ہی انہوں نے کی تھی۔ وہاں اس وقت سکول کی کوئی عمارت نہ تھی اور نہ ہی کوئی جگہ مخصوص تھی۔ گاؤں کے ساتھ ہی اس خاندان کے ایک خالی پلاٹ میں بیٹھ کر کام شروع کیا اور کرسی بھی عبدالعزیز نون صاحب کے گھر سے منگوا کر بیٹھا کرتے تھے۔ اس سکول کے پہلے طالب علم میاں عبدالسمیع نون ہی تھے۔ یہ بات انہوں نے خود مجھے بتائی کہ ماسٹر صاحب کی کرسی کے ساتھ بوری پر بیٹھ کر میں نے اپنی تعلیم کا آغاز کیا تھا۔ اس ناطے بھی ہمارے خاندان سے ان کے قریبی تعلقات تھے۔ جب کبھی ان کے والد صاحب کو شریکوں سے زمینوں وغیرہ کے معاملات میں خطرہ محسوس ہوتا تو کوئی آدمی بھیج کر ہمارے خاندان کو مدد کے لئے بلوالیتے تھے۔ 52-1951ء میں جب میاں عبدالسمیع نون نے سرگودھا میں بطور ایڈووکیٹ پریکٹس شروع کی تو ہم لوگ ضلعی دفاتر کے اکثر امور میاں صاحب کے ذریعہ کروالیا کرتے تھے۔

پریکٹس کے ابتدائی ایام میں جب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ابھی کرایہ کے گھر میں مقیم تھے کسی کام کے سلسلہ میں مجھے رات سرگودھا ہی ٹھہرنا پڑا تو ان ہی کے گھر ٹھہرا تھا۔ آپ نہایت یگانگت سے پیش آتے رہے۔ اندر سے کھانا خود لا کر کھلاتے رہے۔ چنانچہ اب ذاتی شناسائی اور تعلقات کو یہیں ختم کر کے برادرم محترم کے حالات اور واقعات جو عموماً ان کی زبانی سنے ہوئے ہیں تحریر میں لاتا ہوں۔ ایل ایل بی کر لینے کے بعد وکالت کی پریکٹس کے لئے تحصیل ہیڈ کوارٹر بھلوال کا ارادہ کر کے بھلوال میں ایک معروف احمدی شخصیت ملک صاحب خان نون کی رہائش گاہ میں عارضی رہائش کی نیت سے ان کی کوٹھی پر گئے۔ وہاں ملک صاحب خان مرحوم کے ایک رشتہ دار بیٹھے ملے۔

آپ نے اپنا تعارف کرایا کہ میں ہلال پور سے آیا ہوں اور نون قوم سے تعلق ہے۔ ایل ایل بی ہوں یہاں وکالت شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ ان صاحب نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہتے تھے میں نے بتایا عبدالسمیع تو اس نے پوچھا اتنے دور دراز چھوٹے سے گاؤں میں ایسا عمدہ نام کس نے رکھا ہے؟ تو میں نے کہا میرے والد صاحب کے مرشد نے۔ اس شخص نے سوال کیا وہ مرشد کہاں رہتا ہے؟ میں نے جواب دیا قادیان میں۔ تو وہ آدمی بولا تم بھی گم گشتہ راہ ہو؟

میاں صاحب مرحوم کہتے تھے مجھے اس شخص کے جملہ سے سخت تکلیف ہوئی اور اسے جواباً کہا میں اس جگہ رہائش رکھ کر وکالت کرنے پر لعنت بھیجتا ہوں کچھ اس قسم کا جملہ میاں صاحب نے جواباً کہا تھا۔ آپ نے واپس آکر اپنے والد صاحب کو بتایا کہ ملک صاحب خان کی کوٹھی پر ان کا کوئی بھائی بیٹھا تھا اس نے یوں کہا ہے۔ اس لئے اب بھلوال میں وکالت کرنے کی بجائے سرگودھا ضلعی عدالتوں میں کام کروں گا۔ کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے میری غیرت ایمانی کی قدر فرمائی۔ سرگودھا میں میری ایسی مدد اور نصرت فرمائی کہ ہر نیا دن پہلے دن سے بہتر ہوا اور ہر مہینہ گزشتہ مہینہ سے بھی حوصلہ افزا ہوتا رہا۔ میں سوچتا تھا کہ اگر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر کام شروع کیا ہوتا تو آج تک وہیں کا وہیں ہوتا۔ دشمن شر پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہماری خیر رکھ دیتا ہے۔ آپ کی ضلعی ہیڈ کوارٹر میں وکالت میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ میرے خیال میں ضلع سرگودھا میں سوائے حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے کوئی احمدی وکیل نہیں تھا یہاں میاں عبدالسمیع نون صاحب کو جماعتی خدمات کے بھی وافر مواقع میسر رہے۔ آپ بنیادی طور پر اپنے گاؤں کے نمبردار کے اکلوتے بیٹے تھے اور تین مربع زمین (زرعی اراضی) کے مالک تھے۔ فراخ دل اور خوش مزاج اپنے علاقے کی جانی پہچانی شخصیت تھے۔ وکالت کے کام میں بھی خاصے ماہر تھے۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی وکالت میں مشاورت اور شاگردی نصیب رہی۔ علاقہ کے روسا اپنے عدالتی امور اور مقدمات میں مشورہ اور مدد کے لئے کثیر تعداد میں آپ کے پاس بیٹھے ہم دیکھا کرتے تھے۔ سب سے دوستانہ اور برادرانہ سلوک تھا۔

ابتدائی ایام میں سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں کرایہ کا گھر لے کر اس میں رہائش رکھی تھی۔ بعد میں جلد سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ایک شاندار کوٹھی تعمیر کروائی تھی تو اس میں منتقل ہو گئے۔

بھلوال کے شمال مغرب میں نون قوم کے وسیع و عریض زرعی رقبے ہیں۔ وہیں ملک صاحب خان مرحوم کا بھی آبائی گاؤں اور رقبہ تھا۔ اس تعلق کی بنا پر بھی نون قوم کے افراد اپنے خاندانی تنازعات اور مقدمات میں آپ سے مشورہ اور مدد لیتے نیز جماعت احمدیہ کے افراد بھی اکثر آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ یوں بھی آپ کی شہرت میں اضافہ ہوتا رہا۔ سرگودھا ضلع کے بزرگ اور امیر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اپنی مجلس عاملہ میں شامل فرمایا ہوا تھا۔ چونکہ میٹرک کے بعد گریجوایشن تک قادیان میں تعلیم حاصل کی تھی۔ ہوسٹل میں رہتے تھے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی اکثریت قادیان میں موجود تھی۔ جن میں بڑے بڑے علماء تھے۔ ان علماء کی صحبت خاص طور حضرت مولوی شیر علی صاحب سے قربت نصیب رہی۔ حضرت مصلح موعود کے قرآن مجید کے درسوں میں شمولیت کی بنا پر میاں صاحب کے دینی علم میں بھی خاص وسعت پیدا ہو گئی تھی۔ آپ کو خاندان حضرت اقدس سے دلی عقیدت اور محبت تھی۔ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) جب حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضری اور قدم بوسی کے لئے جانے لگتے تو میاں صاحب بتاتے کہ مجھے بھی ساتھ لے لیتے چونکہ وہ اپنے ساتھ بچوں کو بھی لے جاتے اور ان میں بعض چھوٹے بچے پیدل چلنے سے گھبراتے تو میں کسی ایک کو اپنے کندھوں پر بٹھا لیا کرتا تھا۔ اپنی گفتگو میں ان ایام اور ان خدمات کا ذکر بڑے فخر اور محبت سے کیا کرتے تھے اور اپنی تحریرات میں بھی ایسے واقعات بہت مسرت سے لایا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مسکرا کر حضرت مرزا عبدالحق صاحب سے آپ کی عاملہ کے بارے میں فرماتے: ''مرزا صاحب اور آپ کا کنبہ ملاقات کے لئے آیا ہے''۔

میاں عبدالسمیع نون کا جماعت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کا اندازہ اس ایک جملہ ہی سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کے بارے فرمایا تھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ شاید 56-1955ء میں جب جماعت میں ایک فتنہ بپا ہوا تھا۔ اس گروپ کے تین چار شر پسند جن کا تعلق سرگودھا کے نزدیک چک نمبر 35 جنوبی وغیرہ سے تھا۔ میاں عبدالسمیع نون صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیرینہ شناسائی اور تعلق وغیرہ کے اظہار کے بعد کہا ''ہم آپ کو اپنی حقیقت پسند' پارٹی کا صدر بنانا چاہتے ہیں۔ تو موصوف نے نہایت جرأت اور تحدی سے انہیں جواب دیا' میں ایسی صدارت کو جوتی کی نوک سے ٹھکراتا ہوں' خبردار آئندہ میرے سامنے بھی نہ آنا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس سارے فتنہ کی تفصیل جماعت کے سامنے بیان فرمائی تو فرمایا یہ لوگ سرگودھا میں ہمارے ایک چوٹی کے وکیل عبدالسمیع نون کے پاس جا کر انہیں اپنے گروپ کی صدارت کی پیش کش کرتے رہے ہیں۔ اس نے انہیں نہایت سختی سے ٹھکرایا ہے۔ برادرم میاں صاحب کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک پیارے اور جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ میری ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔

حضرت مصلح موعود گرمیاں گزارنے سرگودھا سے آگے ٹھنڈی جگہ جابجا تشریف لے جایا کرتے تو آتے یا جاتے ہوئے عبدالسمیع نون صاحب کو میزبانی کا شرف عطا فرمایا کرتے تھے۔ میاں صاحب مرحوم اس میزبانی کے بعض پُرمسرت اور دلچسپ نکات نہایت مسرت و انبساط سے بتایا کرتے تھے۔ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے سے ان کی فطری ذہانت و فطانت میں خوب، خوب ترقی ہوئی۔ تقریر اور تحریر بہت عمدہ اور دلچسپ اور معلومات افزا اور مؤثر ہوتی تھی۔

ضلعی اعلیٰ افسران سے ذاتی تعلقات رکھتے تھے۔ چنانچہ ایس پی اور ڈپٹی کمشنر کے عہدہ کے آفیسران کی بہت عزت و تکریم کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر میں بھی جانی پہچانی شخصیت تھے۔

بہت دلیر اور جرأت مند تھے۔ جب جماعت کے خلاف ضیاء الحق کے آرڈیننس کا نفاذ ہوا تو دو احمدی آدمی اپنے گاؤں ہلال پور کی مشترکہ بیت الذکر میں نماز ادا کرنے کے جرم میں گرفتار کر لئے گئے۔ انہیں جرمانہ وغیرہ کی سزا ہوئی تو میاں عبدالسمیع نون صاحب نے برلب سڑک، اپنی ذاتی زمین میں ایک خوبصورت بیت الذکر تعمیر کرائی اور ساتھ ایک نہایت صاف ستھرا اور رہائشی سہولت سے آراستہ گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کرایا اس گیسٹ ہاؤس کے کشادہ صحن میں ایک بارہ دری بنوا کر اس میں حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض الہامات اور چیدہ چیدہ اشعار لکھوائے تھے۔ گیسٹ ہاؤس کے متصل اپنا آبائی مکان بھی نیا تعمیر کرایا۔

بیت اور گیسٹ ہاؤس کا افتتاح مرکز سے بعض بزرگان کے ہاتھوں کرایا اور اس موقعہ پر ایک پُرتکلف دعوت کا اہتمام کیا شیرینی تقسیم کی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اس

باقی صفحہ 6 پر

مکرم طارق حیات صاحب

فہرست ابن ندیم

مصنف: محمد بن اسحاق ابن ندیم وراق

''الفہرست لابن ندیم'' کتابیات (Bibliography) اور تراجم کے بارے میں ایک مشہور اور انتہائی اہم کتاب ہے اور مذکورہ بالا موضوعات پر عربی زبان کی اولین تصنیف گردانی جاتی ہے۔اس کے مصنف کا پورانام **ابو الفرج محمد بن اسحاق ابی یعقوب الندیم معروف بالوراق** ہے۔اورشہرت ابن ندیم کے نام سے ہے۔کنیت **ابو الفرج** یا **ابو الفتح** یا **ابی یعقوب** تھی۔ مسکن بغداداور پیشہ وراق تھا۔یعنی کتب کی جلد بندی، تصحیح اور ترتیب، نقل اور فروخت وغیرہ تھااورابن ندیم کے لئے ایسی اعلیٰ پایہ تحقیق پیش کرنا اسی لحاظ سے بھی زیبا تھا کہ وراق ہی وہ لوگ ہوا کرتے تھے جومتفرق کتب اوران کے نام مختلف نسخوں اوران کے موضوعات سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔یعنی موجودہ زمانہ کے لحاظ سے ابن ندیم بیک وقت ایک لائبریرین، Book Curatorاور Archivist تھا۔مگر یہ پہلوملحوظ خاطر رہے کہ چوتھی صدی ہجری، اسلامی علم ومعرفت کے یادگار زمانے میں یہ پیشہ انتہائی قابل قدراور معزز گردانا جاتا تھا۔

چونکہ ابن ندیم کے دن رات اپنے شوق اور پیشے کے سبب سے کتابوں کی دیکھ بھال اور ورق گردانی میں ہی بسر ہوتے تھے اور اس پر مستزاد ابن ندیم کا غیر معمولی فطری حافظہ اور ذہانت ...... اس لئے متفرق موضوعات کی بیش بہا قیمتی کتب سے ابن ندیم کی دوستی اور تعارف ایک یقینی امر تھا۔اوراس کتاب دوستی اور علم سے محبت کا ظاہری ثبوت ''**الفہرست لا بن ندیم**'' کی صورت میں سامنے آیا۔

نیز اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ اسلام کی آمد سے علوم متفرقہ کے دروازے کھلے اور تصنیفات کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا اور قرون اولیٰ کے مسلم مصنفین نے محنت شاقہ سے سہولیات کے بغیر کئی کئی جلدوں میں ضخیم کتب پیدا کیں۔ اب فطری امر ہے کہ ان کتب کی فہرست بندی اور کم ازکم ناموں کی حفاظت کا ایک انتظام ہو جاتا۔ تو علیم خدا نے یہ سعادت ''ابن ندیم'' کے حصہ میں رکھی۔ ورنہ آج بہت سی کتب کے اسماء اور تعارف بھی ہم تک نہ پہنچ پاتا۔

ابن ندیم کی یہ کتاب چوتھی صدی ہجری کے اواخر یعنی مصنف کی زندگی تک کے علوم کا مجموعہ اور اُس دور کے تہذیبی وتمدنی سرمایہ علمی کا بہترین آئینہ وعکاس اور یادگار ہے۔اس میں بتایا گیا ہے کہ اس دور میں دنیا کے مختلف گوشوں میں کیا کیا زبانیں رائج تھیں۔ اس کے نمونے کیا ہیں، کیا رسم الخط ہے، وہ کیونکر معرض وجود میں آئیں اوران کے مشہور خطاط وکتاب (کتابت کرنے والے) کون کون سے ہیں۔

کتاب کے اندر متعدد مقامات پر قارئین کو اس طرز پر (   ) نقطوں کی شکل میں خلا نظر آئیں گے۔اصل کتاب کے اس طریقہ کار کو مجلس ترقی ادب لاہور کی جانب سے جون 1969ء میں طبع ہونے والے محمد اسحاق بھٹی صاحب کے اردو ترجمہ میں بھی اسی طرح قائم رکھا گیا ہے۔

ان نقاط کی اصل وجہ یہ تھی کہ تصنیفِ کتاب کے وقت مصنف کتاب ہذا کو اگر کسی مقام پر کسی موضوع کی وضاحت میں حسب ضرورت موادنہ ملا تو اس نے وہاں نقطے ڈال دیئے۔ اس طریق کار میں انصاف پسند مصنف کا مقصد یہ تھا کہ اگر آئندہ کسی زمانہ میں، نئے ایڈیشن کے موقع پر خود اس مصنف کو یا محقق قاری کو ایسا مواد میسر آتا ہے، اوراس خاص متعلقہ موضوع پر مفید معلومات مہیا ہوجاتی ہیں تو ان خلا والے حصوں کو بہتر طور پر مکمل کیا جاسکے گا۔

''فہرست ابن ندیم'' کے اردو مترجم محمد اسحاق بھٹی صاحب ایک کتاب ''لغت نامہ......'' مطبوعہ ایران کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

''چوتھی صدی ہجری کے اواخر تک جوعلوم وفنون عربی میں موجود تھے اور مختلف کتابیں جو عربی میں دیگر زبانوں سے منتقل ہوچکی تھیں۔ ابن ندیم ان سب کا گنجینہ تھا اور اقوام ماضیہ کے مذاہب وملل کے بارے میں کامل معلومات رکھنے والا انسان تھا۔ابن ابی اصیبعہ نے طبقات الاطباء اور قفطی نے تاریخ الحکماء میں ابن ندیم کے اسلوب تصنیف کو ہی اپنایا اوراسی کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ابن ندیم نے اپنی فہرست میں جن کتب کے نام درج کئے ہیں ان میں سے اکثر کے صرف نام باقی رہ گئے ہیں۔اوروہ کتب دست برد زمانہ کی نذر ہوگئی ہیں۔ان قیمتی کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ تو فتنہ تاتار کے زمانہ میں تباہ وبرباد ہوگیا تھا۔ ابن ندیم نے اپنے ذاتی مشاہدے، مطالعے اور اپنے بیش بہا ذاتی ذخیرہ کتب کی بناء پر ان تصنیفات کا اپنی ''فہرست'' میں ذکر کرکے ان کے نام ہمیشہ کے لئے محفوظ کردیئے۔

''الفہرست لابن ندیم'' سے ہمیں جہاں دیگر قیمتی معلومات کے موتی ملتے ہیں اور مزید تحقیق وتفحص کے شیدا قاری کو تحقیق کے لئے نئے عناوین بھی مہیا ہوتے ہیں اور ماضی کے موضوعات کی گتھیاں بھی سلجھتی ہیں۔ان میں سے چندایک کا ذکر ذیل میں درج ہے۔

☆......امام ابوحنیفہ تابعی تھے۔ابن ندیم نے اپنی کتاب کے ''مقالہ ششم۔دوسرا فن۔علماء اوران کی تصنیفات کے متعلق'' میں امام ابوحنیفہ کے تعلق میں لکھا ہے کہ ''امام ابوحنیفہ تابعی تھے۔متعدد صحابہ سے انھوں نے ملاقات کی تھی''۔

☆...... یہ عقیدہ کہ ''امام حسن عسکری اصل قرآن کو لے کر غیوبت میں چلے گئے تھے'' اس کے برخلاف ابن ندیم نے کبار شیعہ میں سے ایک اہم شخصیت ''ابوسہل نوبختی'' کے ذکر میں لکھا ہے کہ

''یہ قائم آل محمد (ﷺ) کے بارہ میں ایک خاص رائے اور نظریہ رکھتا تھا جواس سے پہلے کسی نے بھی بیان نہیں کیا وہ کہتا تھا کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ امام محمد بن حسن عسکری، غیبت میں وفات پاگئے اوراس دور غیبت میں ہی ان کے بیٹے ان کے جانشین بنے''۔

☆......ایک اہم حوالہ اس کتاب میں اس طرح ملتا ہے کہ عیسائیت کے علاوہ بھی دیگر کئی اقوام میں یہ تصور موجود ہے کہ ان کے امام ان سے جدا ہونے کے باوجود زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ تشریف لاکر اصلاح وتجدید کا کام کریں گے۔اس تعلق میں لکھا ہے کہ خراسان میں ابومسلم کے پیروکاروں کا گروہ جو ''المسلمیہ'' کہلاتا تھا اس کا ایک خاص عقیدہ یہ تھا کہ

ابو مسلم کو (پارسی مذہب کے بانی حضرت) ''زردشت'' کی طرف سے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا تھا اور یہ اس بات کا مدعی تھا کہ زردشت مرانہیں، وہ زندہ ہے۔اوراس کے پیروکار بھی اس عقیدہ کے حامل تھے کہ وہ مرانہیں، زندہ ہے۔اور وہ ظاہر ہوگا اوراس دین کی اقامت کرے گا۔

☆......پھر ''الفہرست ابن ندیم'' میں ''بودآسف'' کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔جو حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے مشرقی نام ''یوزآسف'' کی ہی بگڑی ہوئی شکل معلوم ہوتی ہے اور گوتم بدھ کی پیش گوئی کے مطابق آنے والے کو بدھ کے نام سے قریب رکھنے کے لئے ''یوز'' کے بجائے ''بود'' کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ الفہرست کے خالق ابن ندیم کے بارہ میں کتب تاریخ والرجال میں موجود معلومات کا سرمایہ نہایت قلیل ہے۔مثلاً یہ پتہ ملتا ہے کہ ابن ندیم نے 340 ھجری میں اس موضوع پر اپنے پروجیکٹ کا آغاز کیا اور متفرق مواد کو جمع کرتا رہا اور 377 ھجری میں اس کتاب کے نسخے لوگوں کے پاس تھے مگر جلد ہی ابن ندیم کی واپسی کا وقت آن پہنچا۔کیونکہ وہ ایک عرصہ سے مختلف شدید عوارض سے علیل تھے۔ اوراسی سے تحریر کے دوران ابن ندیم کی طرف سے داخل کئے ہوئے ان خالی نقطوں کا معاملہ بھی حل ہوتا ہے کیونکہ مؤلف کی اپنی بیماری بھی سامنے تھی اس لئے انہوں نے کمال دیانت داری سے اپنی اس ضخیم کتاب میں مطلوبہ معلومات کماحقہ میسر نہ آنے کی صورت میں چند نقطے ڈال کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی۔تا کہ کوئی بعد میں مکمل کرسکے اور جلد بازی کی وجہ سے کوئی بھی امر بغیر تحقیق کے اس کتاب میں شامل نہ ہوجائے۔

الذھبی اور المقریزی کے مطابق ابن ندیم کی وفات بدھ کے دن، ماہ شعبان کی بیس تاریخ کو سنہ 380 ھجری کو بغداد میں ہوئی ابن ندیم کی وفات کے بعد ان کی اس تصنیف کا بعض تعلیقات کے ساتھ فارسی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔اسی طرح اس کتاب کا ڈاکٹر بایارددودج (سابق پرنسپل امریکہ کالج بیروت) نے کئی حواشی کے ساتھ دو جلدوں میں بہت محنت سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔

الفہرست ابن ندیم کے کئی قدیم، ابتدائی نسخے آج کل محققین کے سامنے ہیں۔ان میں سے معروف درج ذیل ہیں۔نسخہ: جستر بیتی۔ نسخہ: شہید علی پاشا۔نسخہ مطبوعہ مصر۔نسخہ مطبوعہ فلوجل۔وغیرہ

حضرت مسیح موعود نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''فریاد درد'' میں جہاں مذہبی مناظرین کو ذاتی کتب خانہ کی طرف متوجہ کیا ہے وہاں اس مذکورہ بالا کتاب کا نام شعبہ ''تاریخ'' میں درج فرمایا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

موقعہ پر ناسازی طبع کی بنا پر شامل نہ ہوسکے تھے تو کچھ عرصہ بعد جب ان کی صحت بحال ہوگئی تو انہیں بھی ہلال پور تشریف لانے کی درخواست کی تو صاحبزادہ صاحب میاں عبدالسمیع نون کی دلداری اور دلجوئی کی خاطر ہلال پور تشریف لے گئے۔نون صاحب نے اس موقعہ پر بھی اچھی خاصی ضیافت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔خاکسار کو مع اہل وعیال مدعو کیا۔ اپنے بعض غیراز جماعت دوست بھی بلوائے تھے۔ ان کے گاؤں میں محمد بخش (محمد) گڈ گور پنجابی زبان میں بطرز ڈھولے حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی کی آریہ لیڈر لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی نیز محمد حسین بٹالوی کی مخالفانہ کارروائی ایک ڈھولے میں بیان کی ہوئی تھی۔ جواس نے موقعہ پر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے سامنے کان میں انگلی ڈال کر خاص دیہاتی لہجہ میں وہ ڈھولہ سنایا۔ جسے مرزا صاحب موصوف نے پسند فرمایا تھا بیت الذکر کی آبادی اور رونق کے لئے۔

میاں عبدالسمیع نون اکثر جمعہ اپنے گاؤں ہلال پور جاکر نوتعمیر شدہ بیت الذکر میں ادا کیا کرتے تھے۔ جو چند غریب اور کمزور احمدی گاؤں میں تھے ان کی حوصلہ افزائی بھی ہو جاتی تھی۔ چونکہ حتی الامکان مرکز ربوہ سے بھی کچھ افراد کو مدعو کیا ہوتا۔ وہاں پُرتکلف ضیافت کا انتظام کیا کرتے۔موت وحیات کا نظام اللہ تعالیٰ نے اپنے قبضۂ قدرت میں رکھا ہوا ہے۔انسان اپنی بشری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی بنا پر اپنے معاشرہ میں پسند اور ناپسند کیا جاتا ہے اور جزا وسزا کا بھی اللہ تعالیٰ ہی اختیار رکھتا ہے۔ لیکن ظاہر نظر میں جماعت احمدیہ کے عقائد کے مطابق کسی شخص کا نظام وصیت میں شامل ہوکر بعد وفات مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا خاتمہ بالخیر کی ایک علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل حفظ قرآن

مکرم سید عامر احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ۔ طارق روڈ کراچی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 18 دسمبر 2010ء کو جماعت احمدیہ کراچی کے تحت 9 طلباء کے حفظ قرآن کی تکمیل پر تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں 9 طلباء مکرم حافظ محمد نصر اللہ صاحب ابن مکرم لیاقت علی صاحب، مکرم حافظ سید اویس شاہ صاحب ابن مکرم عبدالرؤف شاہ صاحب مکرم حافظ غضنفر احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم حافظ حامد رانا صاحب ابن مکرم حامد منیر صاحب، مکرم حافظ شاہد احمد صاحب ابن مکرم منور حسین صاحب، مکرم حافظ نعمان احمد صاحب ابن مکرم لطف المنان صاحب، مکرم حافظ ذیشان احمد صاحب ابن مکرم لطف المنان صاحب، مکرم حافظ نعمان اللہ صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب، مکرم حافظ ولید احمد بٹ صاحب ابن مکرم وحید احمد بٹ صاحب کو اسناد دی گئیں۔ مکرم رانا بشارت احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی نے نصائح کیں اور خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز تمام حفاظ کیلئے بابرکت کرے اور تمام احمدیوں کے سینوں کو نور قرآن سے منور کردے۔ آمین

نکاح

مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عدیلہ خالدہ باری صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر شاہد علی منصور ملک صاحب ولد محترم ڈاکٹر مظفر علی ناصر ملک صاحب لندن مورخہ 11 مارچ 2011ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے مبلغ 30 ہزار پونڈ حق مہر پر کیا۔ مکرم ڈاکٹر شاہد علی منصور ملک صاحب محترم لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک صاحب کے پوتے اور مکرم کرنل ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نواسے ہیں۔ جبکہ مکرمہ عدیلہ خالدہ باری صاحبہ مکرم کرنل ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب کی پوتی اور مکرم میاں محمد عبدالقیوم صاحب راولپنڈی کی نواسی ہیں۔ دونوں بفضل اللہ تعالیٰ موصی ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرمہ نعیمہ سلہری صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم نجم الثاقب صاحب اور بہو مکرمہ ربیعہ شفیق صاحبہ ایڈووکیٹ لاہور کو مورخہ 30 دسمبر 2010ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام فاطمہ نجم عطا فرماتے ہوئے اسے وقف نو میں شامل ہونے کی بھی منظوری عطا فرمائی۔ نومولودہ محترم محمد شفیق صاحب ایڈووکیٹ جوہر ٹاؤن لاہور کی نواسی، مکرم طاہر محمود زیروی صاحب کی پوتی اور مکرم ثاقب زیروی صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب سے بچی کے نیک نصیب، خادمہ دین اور درازی عمر والی ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم خالد مجید ثاقب صاحب معلم وقف جدید پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو محض اپنے فضل سے مورخہ 15 مارچ 2011ء کو بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام فریحہ خالد عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ ڈاکٹر سدرہ ملک صاحبہ مقیم یو۔کے تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم سید محمد احمد گیلانی صاحب 30 جنوری 2011ء کو وفات پاگئے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 2 فروری کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ آپ مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب ساہیوال کے بیٹے اور رفیق حضرت مسیح موعود حضرت سید محمد علی شاہ صاحب چک 9TDA ضلع میانوالی کے پوتے تھے آپ کی بیگم رفیق مسیح موعود حضرت میاں عمر الدین صاحب سیالکوٹ کی پوتی ہیں۔ آپ ایک لمبا عرصہ ساہیوال کے نائب امیر اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال رہے آپ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ میں بطور Audit آفیسر ریٹائر ہوئے۔ آپ ایک لمبا عرصہ سے بیمار تھے لیکن اپنے گھر ساہیوال میں اپنے تمام کام آخر تک خوش اسلوبی سے کرتے رہے۔ آپ ایک مختصر عرصہ لاہور کے شیخ زید ہسپتال میں داخل رہے اور پھر ایک مختصر علالت کے بعد 30 جنوری 2011ء کو سکاٹ لینڈ میں وفات پائی۔ سوگواران میں اپنی والدہ ایک بھائی، دو بہنیں، اہلیہ، ایک بیٹا واقف نو اور چھ بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کے بلندی درجات اور سوگواران کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ الحمید فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مجید الرحمن صاحب فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری امی محترمہ امۃ الحی نزہت صاحبہ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ 4 مارچ 2011ء کو لاہور میں وفات پاگئیں۔ ان کی عمر 86 سال تھی۔ امۃ الحی نزہت صاحبہ مرحومہ کا جسد خاکی لاہور سے ربوہ لایا گیا مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ کا خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق مثالی تھا۔ ضرورت مند کو اپنے مفید مشوروں سے نوازتیں۔ خاص طور پر رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں اپنے کنبہ اور خاندان کے لئے ایک شفقت سے بھرپور سائبان کی حیثیت رکھتی تھیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں غیر احمدی اور احمدی بچے اور بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دیتی رہیں۔ آپ نیک دعا گو، صابر، شاکر انتہائی مہمان نواز نرم دل اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ ربوہ کے بعد لاہور میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرتی رہیں۔ آخر میں لمبا عرصہ رشتہ ناطہ کا کام کیا۔ مرحومہ مکرم نذیر احمد قریشی صاحب (ڈرائیور) حضرت مصلح موعود کی ہمشیرہ، مکرم عبداللطیف صاحب کپورتھلوی کی اہلیہ اور مکرم عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں اور 25/30 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی والدہ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ لمبا عرصہ ربوہ میں نمائش کا کام کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر اور ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھا مکرم چوہدری ضیاء الدین صاحب ولد مکرم چوہدری چراغ دین صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات بعمر 83 سال مورخہ 14 مارچ 2011ء کو صبح چھ بجے اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ مرحوم قادیان میں پیدا ہوئے اور ان کا بچپن قادیان میں گزرا تھا۔ قادیان کا روحانی ماحول ان کا ایک قیمتی اثاثہ تھا۔ جس کا مختلف انداز میں تذکرہ عمر بھر کرتے رہے۔ پارٹیشن کے بعد کچھ عرصہ لاہور اور پھر میں جہلم میں گزارا۔ بالآخر لالہ موسیٰ کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ کو جماعتی خدمات کا بھرپور موقعہ ملا۔ آپ ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کے طور پر جماعتی خدمت کرتے رہے۔ دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ حضرت مصلح موعود سے تو ان کو عشق تھا۔ مجالس عرفان کا تذکرہ کرتے ہوئے جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ خلافت احمدیہ کے شیدائی تھے۔ بہت مہمان نواز تھے سلسلہ کے مہمانوں کی خدمت کرنے میں دلی راحت وسکون پاتے تھے۔ اہل محلہ کے ساتھ بھی مرحوم کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ 1974ء اور 1984ء کے مخالفت کے ایام میں اہل محلہ نے آپ کا بھرپور ساتھ دیا۔ مرحوم عزیز واقارب کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے۔ لالہ موسیٰ میں جنازہ پڑھنے کے بعد ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم منیر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم فاروق احمد صاحب، مکرم اعجاز احمد صاحب لالہ موسیٰ، دو بیٹیاں مکرمہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب اور مکرمہ فریدہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب جرمنی چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کشاعی
ازالہ قبض کیلئے مفید گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

28 مارچ 2011ء

12-40 am	ریئل ٹاک
1-40 am	چلڈرنز کلاس
2-15 am	جلسہ سالانہ فرانس اور قادیان افتتاحی خطاب
3-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2011ء
4-15 am	رفقائے احمد
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5-35 am	تلاوت
5-45 am	یسرنا القرآن
6-10 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-40 am	علاؤ ھم
7-10 am	لقاء مع العرب
8-10 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2011ء
9-55 am	فیتھ میٹرز
11-05 am	تلاوت
11-20 am	درس حدیث
11-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	سیرت النبی ﷺ
12-40 pm	گلشن وقف نو
1-55 pm	فرنچ ملاقات پروگرام
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	درس ملفوظات
4-45 pm	تلاوت
5-00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
5-30 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2011ء
8-20 pm	درس ملفوظات
9-00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-20 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11-30 pm	عربی سروس

29 مارچ 2011ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-20 am	درس ملفوظات
4-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2011ء
5-15 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5-55 am	تلاوت
6-05 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-40 am	لقاء مع العرب
7-40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8-20 am	فرنچ ملاقات پروگرام
9-35 am	سیرت النبی ﷺ
10-35 am	جلسہ سالانہ سپین 2005ء
11-00 am	تلاوت
11-15 am	درس ملفوظات
11-30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-00 pm	یسرنا القرآن
12-25 pm	گلشن وقف نو
1-30 pm	سوال و جواب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-00 pm	تلاوت
5-05 pm	زندہ لوگ
5-45 pm	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-20 pm	بنگلہ سروس
7-20 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2010ء
8-25 pm	تاریخی حقائق
9-00 pm	خبرنامہ
9-25 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11-30 pm	عربی سروس

ضرورت کارکن درجہ چہارم

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

۞ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں مددگار کارکن (درجہ چہارم) میں آسامی خالی ہیں۔ ایسے حضرات جو ملازمت میں دلچسپی رکھتے ہوں اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ڈائجسٹو گیس اپھارہ تیزابیت پیٹ کی تمام تکلیفوں سے فوری نجات
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں
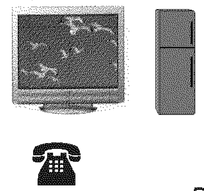
احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
7231681
7231680
7223204
عثمان الیکٹرونکس
طالب دعا: انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

ربوہ میں طلوع و غروب 25۔مارچ

طلوع فجر	4:40
طلوع آفتاب	6:04
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	6:25

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید و فروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی
دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر
راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

Dealer of Gul Ahmed, Firdous & Classic Lawn
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310

Love For All Hatred For None
BOJAZ CHASH & CARRY
GAS LINES C.N.G
L.P.G STATION
Petroline Filling Station
اسلام آباد ہائی وے پر لہتراڑ روڈ کے سنگم پر
پل کھنہ گزر کر اسلام آباد
Tel: 051-2614001-5

FD-10